روزنامہ
ٹیلیفون نمبر 047-6213029 FD-10

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
Web: http://www.alfazl.org
Email: editor@alfazl.org

پیر 24/اگست 2009ء 2 رمضان المبارک 1430 ہجری 24 ظہور 1388 ہش جلد 59-94 نمبر 191

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

تم پر روزے فرض کئے گئے ہیں مگر جو تم میں سے بیمار یا سفر پر ہو وہ اتنے روزے پھر رکھے۔

(شہادت القرآن۔ روحانی خزائن جلد 6 ص 336)

میری تو یہ حالت ہے کہ مرنے کے قریب ہو جاؤں تب روزہ چھوڑتا ہوں طبیعت روزہ چھوڑنے کو نہیں چاہتی یہ مبارک دن ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل و رحمت کے نزول کے دن ہیں۔ (الحکم 24 جنوری 1901ء ص 5)

کُتِبَ سے فرضی روزے مراد ہیں۔ (الحکم 24 فروری 1907ء ص 14)

تیسری بات جو (۔) کا رکن ہے وہ روزہ ہے۔ روزہ کی حقیقت سے بھی لوگ ناواقف ہیں۔ اصل یہ ہے کہ جس ملک میں انسان جاتا نہیں اور جس عالم سے واقف نہیں اس کے حالات کیا بیان کرے۔ روزہ اتنا ہی نہیں کہ اس میں انسان بھوکا پیاسا رہتا ہے بلکہ اس کی ایک حقیقت اور اس کا اثر ہے جو تجربہ سے معلوم ہوتا ہے۔ انسانی فطرت میں ہے کہ جس قدر کم کھاتا ہے اسی قدر تزکیہ نفس ہوتا ہے اور کشفی قوتیں بڑھتی ہیں۔ خدا تعالیٰ کا منشا اس سے یہ ہے کہ ایک غذا کو کم کرو اور دوسری کو بڑھاؤ۔ ہمیشہ روزہ دار کو یہ مدنظر رکھنا چاہئے کہ اس سے اتنا ہی مطلب نہیں ہے کہ بھوکا رہے بلکہ اسے چاہئے کہ خدا تعالیٰ کے ذکر میں مصروف رہے تاکہ تبتل اور انقطاع حاصل ہو۔ پس روزے سے یہی مطلب ہے کہ انسان ایک روٹی کو چھوڑ کر جو صرف جسم کی پرورش کرتی ہے دوسری روٹی کو حاصل کرے جو روح کے لئے تسلی اور سیری کا باعث ہے اور جو لوگ محض خدا کے لئے روزے رکھتے ہیں اور نرے رسم کے طور پر نہیں رکھتے انہیں چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی حمد اور تسبیح اور تہلیل میں لگے رہیں جس سے دوسری غذا انہیں مل جاوے۔ (الحکم 17 جنوری 1907ء ص 9)

روزہ اور نماز ہر دو عبادتیں ہیں۔ روزے کا زور جسم پر ہے اور نماز کا زور روح پر ہے۔ نماز سے ایک سوز و گداز پیدا ہوتی ہے۔ اس واسطے وہ افضل ہے۔ روزے سے کشوف پیدا ہوتے ہیں۔ مگر یہ کیفیت بعض دفعہ جوگیوں میں بھی پیدا ہو سکتی ہے۔ لیکن روحانی گدازش جو دعاؤں سے پیدا ہوتی ہے۔ اس میں کوئی شامل نہیں۔ (بدر 8 جون 1905ء ص 2 ملفوظات جلد چہارم ص 292)

اس سوال کے جواب میں کہ جہاں چھ ماہ تک سورج نہیں چڑھتا روزہ کیونکر رکھیں۔ فرمایا۔

اگر ہم نے لوگوں کی طاقتوں پر ان کی طاقتوں پر قیاس کرنا ہے تو انسانی قویٰ کی جڑھ جو حمل کا زمانہ ہے مطابق کر کے دکھلانا چاہئے پس ہمارے حساب کی اگر پابندی لازم ہے تو ان بلاد میں صرف ڈیڑھ دن میں حمل ہونا چاہئے اور اگر ان کے حساب کی تو دو سو چھیاسٹھ برس تک بچہ پیٹ میں رہنا چاہئے اور یہ ثبوت آپ کے ذمہ ہے۔ حمل صرف ڈیڑھ دن تک رہتا ہے لیکن دو سو چھیاسٹھ برس کی حالت میں یہ تو ماننا کچھ بعید از قیاس نہیں کہ وہ چھ ماہ تک روزہ بھی رکھ سکتے ہیں کیونکہ ان کے دن کا یہی مقدار ہے اور اسی کے مطابق ان کے قویٰ بھی ہیں۔

(جنگ مقدس۔ روحانی خزائن جلد 6 ص 277)

جنت کا خاص دروازہ

حضرت سہلؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:۔

جنت میں ایک دروازہ ہے جس کا نام الریان (سیراب کرنے والا) ہے۔ اس میں سے صرف روزہ دار جنت میں داخل ہوں گے۔ اعلان کیا جائے گا کہ روزہ دار کہاں ہیں تو وہ اٹھ کھڑے ہوں گے اور جنت میں داخل ہو جائیں گے اور پھر دروازہ بند کر دیا جائے گا اور اس سے کوئی اور داخل نہ ہوگا۔

(صحیح بخاری کتاب الصوم باب الریان حدیث نمبر :1763)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع
کا درس القرآن

رمضان المبارک کے مہینہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے درس القرآن روزانہ شام 5 بجے پاکستانی وقت کے مطابق نشر ہوا کریں گے۔ احباب کرام نوٹ فرمالیں اور ان دروس سے استفادہ فرمائیں۔

کم از کم تین دفعہ پڑھیں

شوریٰ 2009ء کی سفارش ہے کہ سال 2009ء کے لئے حقیقۃ الوحی کو ساری جماعت بشمول ذیلی تنظیموں کے لئے بطور نصاب مقرر کر دیا جائے اور ہر سہ ماہی میں اس کتاب کے ایک حصہ کا امتحان بھی لیا جائے۔ امید ہے کہ احباب جماعت سکیم کے مطابق حقیقۃ الوحی کے روزانہ 7 صفحات کا مطالعہ تسلسل کے ساتھ جاری رکھے ہوئے ہوں گے۔

حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ:

"وہ شخص جو ہماری کتابوں کو کم از کم تین دفعہ نہیں پڑھتا اس میں ایک قسم کا کبر پایا جاتا ہے۔"

(سیرت المہدی حصہ سوم)

حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ:

میں نے جو کتاب حقیقۃ الوحی لکھی ہے اس کو جو شخص حرف بہ حرف پڑھ لے گا۔ میں نہیں خیال کرتا کہ پھر وہ یہ خیال کرے کہ میں وہی ہوں جو اس کے خیال میں پڑھنے سے پہلے تھا۔"

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 166)

(مرسلہ: ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ بسلسلہ تعمیل سفارشات شوریٰ 2009ء)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

رمضان تنویر قلب کے لئے عمدہ مہینہ ہے۔ روزہ کا اجر عظیم ہے

صوفیا نے لکھا ہے کہ یہ ماہ تنویر قلب کے لئے عمدہ مہینہ ہے کثرت سے اس میں مکاشفات ہوتے ہیں صلوٰۃ تزکیۂ نفس کرتی ہے اور صوم (روزہ) تجلی قلب کرتا ہے۔ تزکیہ نفس سے مراد یہ ہے کہ نفس امارہ کی شہوات سے بُعد حاصل ہو جاوے اور تجلی قلب سے یہ مراد ہے کہ کشف کا دروازہ اس پر کھلے کہ خدا کو دیکھ لیوے۔ پس اُنزل فیہ القرآن میں یہی اشارہ ہے اس میں شک و شبہ کوئی نہیں ہے روزہ کا اجر عظیم ہے لیکن امراض اور اغراض اس نعمت سے انسان کو محروم رکھتے ہیں مجھے یاد ہے کہ جوانی کے ایام میں میں نے (۔) چھ ماہ تک روزے رکھے۔ اس اثنا میں میں نے دیکھا کہ انوار کے ستونوں کے ستون آسمان پر جا رہے ہیں یہ امر مشتبہ ہے کہ انوار کے ستون زمین سے آسمان پر جاتے تھے یا میرے قلب سے۔ لیکن یہ سب کچھ جوانی میں ہو سکتا تھا اور اگر اُس وقت میں چاہتا تو چار سال تک روزہ رکھ سکتا تھا۔

(ملفوظات جلد دوم ص 561)

اوقات سحر و افطار ربوہ

رمضان المبارک 2009ء

رمضان المبارک	تاریخ	دن	وقت سحر	وقت افطار
1	23/اگست	اتوار	5-11	7-46
2	24	سوموار	5-12	7-45
3	25	منگل	5-13	7-44
4	26	بدھ	5-14	7-43
5	27	جمعرات	5-14	7-42
6	28	جمعہ	5-15	7-40
7	29	ہفتہ	5-16	7-39
8	30	اتوار	5-17	7-38
9	31	سوموار	5-18	7-37
10	یکم ستمبر	منگل	5-19	7-36
11	2	بدھ	5-19	7-34
12	3	جمعرات	5-20	7-33
13	4	جمعہ	5-21	7-32
14	5	ہفتہ	5-22	7-30
15	6	اتوار	5-22	7-29
16	7 ستمبر	سوموار	5-23	7-28
17	8	منگل	5-24	7-27
18	9	بدھ	5-25	7-25
19	10	جمعرات	5-26	7-24
20	11	جمعہ	5-26	7-23
21	12	ہفتہ	5-27	7-21
22	13	اتوار	5-28	7-20
23	14	سوموار	5-29	7-19
24	15	منگل	5-29	7-17
25	16	بدھ	5-30	7-16
26	17	جمعرات	5-31	7-15
27	18	جمعہ	5-31	7-14
28	19	ہفتہ	5-32	7-12
29	20	اتوار	5-33	7-11
30	21	سوموار	5-33	7-10

مرتب کردہ : نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ ربوہ

پبلشر و پرنٹر طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت -/5 روپے

مکرم مبارک احمد بھٹی صاحب

توحید باری تعالیٰ کے قیام کی اہمیت

توحید کا مطلب ہے اللہ تعالیٰ کو ایک ماننا اور اس کے علاوہ کسی کو بھی اس کا شریک نہ ماننا۔

کلمہ توحید میں اللہ تعالیٰ کی صفت توحید کی اس طرح تعریف کی گئی ہے۔نہیں کوئی معبود مگر اللہ جو اکیلا ہے نہیں کوئی شریک اس کا، اسی کے لئے بادشاہی ہے اور اسی کے لئے سب تعریفیں ہیں، وہ زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور وہ زندہ رہنے والا ہے، نہیں مرے گا کبھی بھی وہ بڑے جلال والا اور بزرگی والا ہے، اسی کے ہاتھ میں سب بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

سورۃ اخلاص میں اللہ تعالیٰ نے کھول کر بیان فرما دیا ہے کہ اللہ اپنی ذات میں اکیلا ہے۔اللہ وہ (ہستی) ہے جس کے سب محتاج ہیں (اور وہ کسی کا محتاج نہیں) اور نہ اس نے کسی کو جنا ہے اور نہ وہ جنا گیا ہے اور (اس کی صفات میں) اس کا کوئی بھی شریک کار نہیں۔

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرا بندہ میری تکذیب کرتا ہے حالانکہ اسے ایسا نہیں کرنا چاہئے وہ مجھے گالیاں دیتا ہے حالانکہ اسے ایسا کرنے کا حق نہیں تھا۔ مجھے جھٹلانے سے مراد یہ ہے کہ وہ کہتا ہے اللہ تعالیٰ دوبارہ ہمیں اس طرح پیدا نہیں کر سکتا جس طرح اس نے ہمیں پہلے پیدا کیا ہے اور مجھے گالیاں دینے کا مطلب یہ ہے کہ وہ کہتا ہے اللہ تعالیٰ نے کسی کو اپنا بیٹا بنایا ہے حالانکہ میری ذات صمد یعنی بے نیاز ہے اور نہ میرا کوئی بیٹا ہے اور نہ میں جنا گیا ہوں یعنی نہ میں کسی کا بیٹا ہوں اور نہ ہی کوئی میرا ہمسر ہو سکتا ہے۔

(مسند احمد جلد 2 ص 317)

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے۔ ہماری اعلیٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں۔ کیونکہ ہم نے اس کو دیکھا اور ہر ایک خوبصورتی اس میں پائی۔ یہ دولت لینے کے لائق ہے اگرچہ جان دینے سے ملے اور یہ لعل خریدنے کے لائق ہے اگرچہ تمام وجود کھونے سے حاصل ہو۔**اے محرومو! اس چشمہ کی طرف دوڑو کہ وہ تمہیں سیراب کرے گا۔** یہ زندگی کا چشمہ ہے جو تمہیں بچائے گا میں کیا کروں اور کس طرح اس خوشخبری کو دلوں میں بٹھا دوں۔ کس دف سے میں بازاروں میں منادی کروں کہ تمہارا یہ خدا ہے۔ تا لوگ سن لیں اور کس دوا سے علاج کروں تا سننے کے لئے لوگوں کے کان کھلیں۔

(کشتی نوح۔روحانی خزائن جلد 19 ص 21)

حضرت مسیح موعود ایک اور جگہ پر خدا تعالیٰ کی صفت توحید کی تشریح فرماتے ہوئے:۔

وہ خدا جو واحد لاشریک ہے جس کے سوا کوئی بھی پرستش اور فرمانبرداری کے لائق نہیں یہ اس لئے فرمایا کہ اگر وہ لاشریک نہ ہو تو شاید اس کی طاقت پر دشمن کی طاقت غالب آ جائے اس صورت میں خدائی معرض خطرہ میں رہے گی اور یہ جو فرمایا کہ اس کے سوا کوئی پرستش کے لائق نہیں اس سے یہ مطلب ہے کہ وہ ایسا کامل خدا ہے جس کی صفات اور خوبیاں اور کمالات ایسے اعلیٰ اور بلند ہیں کہ اگر موجودات میں سے بوجہ صفات کاملہ کے ایک خدا انتخاب کرنا چاہیں یا دل میں عمدہ سے عمدہ اور اعلیٰ سے اعلیٰ خدا کی صفات فرض کریں تو سب سے اعلیٰ جس سے بڑھ کر کوئی اعلیٰ نہیں ہو سکتا وہی خدا ہے جس کی پرستش میں ادنیٰ کو شریک کرنا ظلم ہے۔

(اسلامی اصول کی فلاسفی۔روحانی خزائن جلد 10 ص 372)

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

توحید صرف اس بات کا نام نہیں کہ ہم بتوں اور انسانوں اور حیوانوں اور عناصر اور اجرام فلکی اور شیاطین کی پرستش سے باز رہیں بلکہ توحید تین درجہ پر منقسم ہے۔ **درجہ اول** عوام کے لئے یعنی ان کے لئے جو خدا تعالیٰ کے غضب سے نجات پانا چاہتے ہیں۔ **دوسرا درجہ** خواص کے لئے یعنی ان کے لئے جو عوام کی نسبت زیادہ قرب الٰہی کے ساتھ خصوصیت پیدا کرنی چاہتے ہیں اور **تیسرا درجہ** خواص الخواص کے لئے جو قرب کے کمال تک پہنچنا چاہتے ہیں اول مرتبہ توحید کا تو یہی ہے کہ غیر اللہ کی پرستش نہ کی جائے اور ہر ایک چیز جو محدود اور مخلوق معلوم ہوتی ہے خواہ زمین پر ہے خواہ آسمان پر اس کی پرستش سے کنارہ کیا جائے۔ دوسرا مرتبہ توحید کا یہ ہے کہ اپنے اور دوسروں کے تمام کاروبار میں مؤثر حقیقی خدا تعالیٰ کو سمجھا جائے اور اسباب پر اتنا زور نہ دیا جائے جس سے وہ خدا تعالیٰ کے شریک ٹھہر جائیں مثلاً یہ کہنا کہ زید نہ ہوتا تو میرا یہ نقصان ہوتا اور بکر نہ ہوتا تو میں تباہ ہو جاتا اگر یہ کلمات اس نیت سے کہے جائیں کہ جس سے حقیقی طور پر زید و بکر کو کچھ چیز سمجھا جائے تو یہ بھی شرک ہے۔ تیسری قسم توحید کی یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی محبت میں اپنے نفس کے اغراض کو بھی درمیان سے اٹھانا اور اپنے وجود کو اس کی عظمت میں محو کرنا۔

(کتاب البریہ۔روحانی خزائن جلد 13 ص 83)

موجودہ تمام مذاہب یعنی اسلام، مسیحیت، یہودیت، بدھ ازم، سکھ ازم اور ہندو ازم یا پھر آثار قدیمہ کے مذاہب ہوں ان سب کی تعلیم سے یہ پتہ چلتا ہے کہ ان مذاہب کے بانی ان کو ماننے والے تمام کے تمام ایک خدا کے ماننے والے ایک ہی خدا کے قائل تھے اور ایک خدا کی پوجا کرتے تھے اسی یکتا وجود کے معتقد تھے۔ اسی ایک خدا کی ہی عبادت کیا کرتے تھے۔ ان سب کے نزدیک خدا کا وجود ہمیشہ ایک ہی ہستی کا رہا ہے نہ کہ زیادہ۔ پھر جہالت بھی ساتھ ساتھ رہی اور لوگوں کے ایمان میں بھی فرق آتا گیا اور اس ایک خدا کو بھول گئے اور پھر دو اور تین پھر سینکڑوں خداؤں کی پوجا شروع ہو گئی۔ کسی نے سورج کی پرستش شروع کر دی کسی نے چاند کی کسی نے خود اپنے ہاتھ سے بت تراشے اور خدا بنا بیٹھے اور حد تو یہ کہ ہر مقصد کے لئے بت اپنے ہاتھ سے تراشا جاتا اور پھر اس کو کسی نہ کسی مقصد کے لئے بنایا جاتا یعنی کوئی پانی و بارش کے لئے کوئی روشنی کے لئے کوئی اولاد حاصل کرنے کے لئے۔ غرضیکہ ہر مقصد کے لئے علیحدہ علیحدہ خدا ہوتے۔

ایک میگزین میں سال 2008ء کی بہترین ایجادات کا ذکر تھا۔ ان ایجادات کے موجد اور ان کے معیاری اور پائیدار ہونے اور ان صفات کا تفصیل سے ذکر کیا گیا تھا کہ انسان نے کتنی ترقی کر لی ہے کیا کچھ انسان کی ضرورت کے لئے بنایا جا رہا ہے کیا بنانے کا ارادہ ہے اور یہ ٹیکنالوجی اب کتنی تیزی سے ترقی کر رہی ہے کیسے اور کیونکر نئی سے نئی ایجادات منظر عام پر آ رہی ہیں۔ کوئی بھی چیز صرف پرزے اکٹھے کرنے سے نہیں بن جاتی بلکہ اس کے لئے موجد کو تجربات اور مشاہدات کرنے پڑتے ہیں تب جا کر کوئی ایسی چیز بنانے میں کامیاب ہوتا ہے جس سے انسان کو فائدہ ہو، پھر اس کے معیاری ہونے اس کو استعمال کرنے کے بارہ میں تفصیل سے لوگوں کو آگاہ کرتا ہے۔ کامیاب موجد وہ ہوتا ہے جس کی ایجاد سے زیادہ سے زیادہ لوگوں کو فائدہ ہو، جو سستی ہو، بہت سی خوبیوں کی مالک ہو، پائیدار اور معیاری ہو۔ جن اشیاء میں یہ تمام خوبیاں ہوں، اسی موجد کی بھی تعریف ہوتی ہے اسے انعام و اکرام سے نوازا جاتا ہے۔ پھر اس کے نام کی تشہیر بھی کی جاتی ہے۔ اسی کو یاد بھی رکھا جاتا ہے۔

جن کمپنیوں کی چیزیں خوبصورت اور پائیدار ہوں اس کے برانڈ کا نام ہی کافی ہوتا ہے اور صرف نام لے کر اس کمپنی کی چیز کو خریدا جاتا ہے۔ لیکن اس کے باوجود کسی بھی چیز کی کوئی لائف ٹائم گارنٹی نہیں دیتا۔ کوئی بھی چیز مستقل نہیں۔ روزانہ نئی سے نئی ایجادات سے پرانی کی وقعت ختم ہوتی جا رہی ہے۔ پہلے دور میں اونٹوں اور گدھوں اور خچروں سے سامان کی نقل و حرکت کی جاتی تھی۔ پھر پہیہ ایجاد ہوا اور ان کی جگہ بیل گاڑیوں نے لے لی۔ پھر ٹرکوں، بسوں اور ہوائی جہازوں نے تو سب کچھ تبدیل کر کے رکھ دیا۔ اس کے باوجود امن و سکون نہیں اب اس تیز رفتاری کو بھی بڑھانے کے لئے نئی سے نئی تحقیق جاری ہے۔

کائنات کو بنانے والے نے کس عمدہ طریقے سے بنایا ہے کہ اس میں کسی بھی قسم کا کوئی سقم نہیں پایا جاتا۔ اس میں ذرہ بھر بھی غلطی یا کمی نہیں پائی جاتی۔ یہی نظریہ کسی چیز کو پرکھنے اور جانچنے کا ہے۔ اگر کائنات کے نظام کو غور سے دیکھا جائے اور اس پر غور کیا جائے تو یقین کامل ہوتا ہے کہ کوئی واحد طاقتور ہستی ضرور ہے جس نے اسے بنایا ہے۔ جو کہ قادر بھی ہے اور علیم بھی ہے۔ کیسا نظام بنایا ہے کیونکر ایسا نظام بنا ہے جس میں کسی بھی غلطی کی کوئی گنجائش نہیں۔ تو کیا پھر بھی اس نظام کائنات کو دیکھ کر انسان کہہ سکتا ہے کہ یہ سب کچھ ایسے ہی ہو گیا ہو گا۔ یقیناً اس کو بنانے والا کوئی ایک وجود ہے جو اس نظام کو چلا رہا ہے اگر زیادہ وجود ہوتے تو یہ نظام چلنا ناممکن تھا۔ اسی نظام کے تحت اس کائنات میں ہزاروں سال سے ضرورتیں پوری ہو رہی ہیں۔ ہزاروں سال بعد بھی ضرورتیں پوری ہوں گی کوئی کمی نہیں ہوئی ایک ذرہ بھی اس وحدہ لاشریک کے خزانے میں۔ بلکہ نئی ٹیکنالوجی سے ان کی پیداوار کو بڑھایا ہی جا رہا ہے آپ تیل کو ہی لے لیں معدنیات کو لے لیں کہیں سے بھی یہ دولت ختم نہیں ہوئی ہے۔

آج دنیا گناہوں کی دلدل میں اس طرح پھنس چکی ہے کہ اس ہستی کا یقین ہی نہیں رہا، انکار کیا جا رہا ہے اس ہستی کا، نافرمانی کی جا رہی ہے اس ہستی کی، صرف اور صرف مادی چیزوں پر ہی انحصار کیا جا رہا ہے۔ ہر کسی کے ذہن میں یہی ہے کہ اگر کوئی مشکل ہمیں پیش آئے تو اس مشکل سے نکلنے کے لئے اگر کوئی چیز ہے، اگر کوئی راہ ہے تو پیسہ ہے، ہماری مادی ترقی ہے، ہماری عزت ہے۔ یہ نہیں سوچتے کہ یہ دی کس نے ہے، کس کی عطا ہے، کس نے آپ پر نظر کرم کیا ہے۔

تمام ممالک اپنی مشکلات کا حل یہی نکالتے ہیں یہی امید کرتے ہیں کہ ہماری مشکلات سے نجات دینے کا واحد حل کوئی اور چیز نہیں صرف اور صرف بڑی طاقتیں ہیں یا ہماری فوج ہے ہمارے ایٹم بم ہیں ہمارے ہتھیار ہیں ہمارے جہاز ہیں ہماری بحریہ ہے۔ بدقسمتی سے خدا کی طرف کوئی دھیان نہیں دیتا۔ کوئی اس سے مدد طلب نہیں کرتا۔ کوئی اس کے سامنے گڑگڑانے کو تیار نہیں بلکہ خدا کے سامنے ایک پل کے لئے بھی جھکیں گے نہیں۔

آج خدا کے وجود کا انکار کرنے کی سب سے بڑی وجہ گناہوں کی کثرت ہے۔ نیکی اور بدی میں کوئی تمیز نہیں رہی روزانہ کے اخبارات ایسی خبروں سے بھرے ہوئے ہوتے ہیں کہ عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ دنیا میں ایسا بھی ہو رہا ہے اور ویسا بھی ہو سکتا ہے۔ کیا وجہ ہے کیوں ہو رہا ہے یہ سب کچھ شاید لوگوں کے دلوں پر پردے پڑ گئے ہیں۔ آنکھیں سب کچھ دیکھتے ہوئے اندھی ہو گئی ہیں۔ عقل نام کی کوئی چیز باقی نہیں رہی اور ذہنوں کو زنگ لگ گیا ہے۔ خوف خدا نام کی کوئی چیز باقی نہیں رہی۔ لوگ مذہب سے اتنے دور جا پڑے ہیں کہ کسی اچھے اور برے کی تمیز نہیں رہی۔ یہ شرک نہیں تو کیا ہے۔ خدا کے علاوہ مادی چیزوں پر ایمان لانا ان سے مدد مانگنا یہ خدا کے وجود کے انکار کے علاوہ اور کیا ہو سکتا ہے۔ خدا تعالیٰ تو فرماتا ہے کہ میں تو تمہاری شہ رگ کے قریب ہوں جو کچھ مانگنا ہے

مجھ سے مانگو۔

خدا کے وجود کے انکار کی ایک یہ بھی وجہ ہوسکتی ہے کہ جس چیز پر ماں باپ، بزرگوار ایمان لائے جس چیز کو انہوں نے قبول کیا اسی پر قائم رہے پھر لکیر کے فقیر بنے رہے۔ خود کوئی جستجو نہیں کی، کوئی مذہب کو جاننے کی کوشش نہیں کی، کوئی تحقیق نہیں کی، کیا ٹھیک ہے کیا غلط ہے جو کچھ بزرگوں نے کہا، اسی کو ہی بنیاد بنا کر دنیا کے کیڑے بن کے حیوانوں کی طرح زندگی گزار دی۔ خدا تعالیٰ تو کہتا ہے تم گھومو، پھرو، تحقیق و جستجو کرو، جو میں نے تمہارے لئے پیدا کیا ہے اس کو تسخیر کرو اس سے فائدہ اٹھاؤ اور میرا شکر ادا کرو۔ اللہ تو وہ ہے جو تمام قوتوں کا مالک ہے کوئی اس کو نہ پکڑ سکتا ہے نہ مار سکتا ہے خدا کو جاننے اور دل و جان سے ماننے والے کسی محفل میں شرمندہ نہیں ہوتے۔

سب بزرگوں نے گواہی دی کہ خدا کا وجود کسی بھی صورت میں انکار کے قابل نہیں، کسی بھی صورت میں خدا کے وجود کو رد نہیں کیا جاسکتا۔ ایمان لانے کے بعد تمہاری ہر سانس تمہاری ہر حرکت تمہارے ہر قول و فعل کی ضامن تمہاری راہنمائی کا ماٰخذ، خدا تعالیٰ کی ذات ہے جس کا انکار کرنے کا تم سوچ بھی نہیں سکتے۔

اگر غور کریں اس کائنات کی ہر شے کی ابتداء اور انتہا آخر جا کر ذات باری پر ختم ہوتی ہے اور اس کے اشارہ سے سب کچھ ہو رہا ہے ہر ایک سائنسدان کو آخر ماننا پڑتا ہے کہ الٰی ربك المنتھٰی یعنی ہر ایک چیز کی انتہا خدا پر ہی ہوتی ہے اور آخر ایک ہستی ہے کہ جس کو وہ اپنی عقل کے دائرہ میں نہیں لاسکتے اور وہ خدا ہی ہے۔

قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے منکر ہمیشہ ذلیل و خوار ہوتے ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالنا اور آگ کا گلزار ہو جانا، حضرت نوح علیہ السلام کی قوم پر پانی کے طوفان آنے سے قبل کشتی کا تیار کرنا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم کے سمندر میں سے پار اتر جانے کے بعد فرعون کا لشکر سمیت اسی سمندر میں اترنا اور غرق ہو جانا ان سب انبیاء علیہم السلام نے خدا کا حوالہ ہی تو دیا۔ اسی کو پکارا اور اسی سے مدد چاہی پھر تمام کے تمام منکرین ذلیل و خوار ہوئے۔ اس کے مقابل پہ انبیاء کرام جنہوں نے خدا کی وحدانیت کے گن گائے اس کے احکام کو کھول کھول کر بیان کیا اس رب واحد کی توحید سے چمٹے رہے اور اس کی تعلیم پر عمل کیا اور تمام کے تمام کامیاب و کامران ہوئے۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

کسی کی محبت یا تو حسن کے ذریعہ سے دل میں بیٹھتی ہے اور یا احسان کے ذریعہ سے۔ چنانچہ لکھا ہے کہ خدا اپنی تمام خوبیوں کے لحاظ سے واحد لاشریک ہے کوئی بھی اس میں نقص نہیں۔ وہ مجمع ہے تمام صفات کاملہ کا اور مظہر ہے تمام پاک قدرتوں کا اور مبداء ہے تمام مخلوق کا اور سرچشمہ ہے تمام فیوض کا اور مالک ہے تمام جزا سزا کا اور مرجع ہے تمام امور کا اور نزدیک ہے باوجود دوری کے اور دور ہے باوجود نزدیکی کے وہ سب سے اوپر ہے مگر نہیں کہہ سکتے کہ اس کے نیچے کوئی اور بھی ہے اور وہ سب چیزوں سے زیادہ پوشیدہ ہے مگر نہیں کہہ سکتے کہ اس سے کوئی زیادہ ظاہر ہے۔ وہ زندہ ہے اپنی ذات سے اور ہر ایک چیز اس کے ساتھ زندہ ہے۔ وہ قائم ہے اپنی ذات سے اور ہر ایک چیز اس کے ساتھ قائم ہے۔ اس نے ہر ایک چیز کو اٹھا رکھا ہے اور کوئی چیز نہیں جس نے اس کو اٹھا رکھا ہو۔ کوئی چیز نہیں جو اس کے بغیر خود بخود پیدا ہوئی ہے یا اس کے بغیر خود بخود جی سکتی ہے۔ وہ ہر یک چیز پر محیط ہے مگر نہیں کہہ سکتے کہ کیسا احاطہ ہے۔ وہ آسمان اور زمین کی ہر یک چیز کا نور ہے اور ہر یک نور اسی کے ہاتھ سے چمکا اور اسی کی ذات کا پرتوہ ہے۔ وہ تمام عالموں کا پروردگار ہے۔ کوئی روح نہیں جو اس سے پرورش نہ پاتی ہو اور خود بخود ہو۔ کسی روح کی کوئی قوت نہیں جو اس سے نہ ملی ہو اور خود بخود ہو اور اس کی رحمتیں دو قسم کی ہیں (1) ایک وہ جو بغیر سبقت عمل کسی عامل کے قدیم سے ظہور پذیر ہیں جیسا کہ زمین اور آسمان اور سورج اور چاند اور ستارے اور پانی اور آگ اور ہوا اور تمام ذرات اس عالم کے جو ہمارے آرام کے لئے بنائے گئے۔ ایسا ہی جن جن چیزوں کی ہمیں ضرورت تھی وہ تمام چیزیں ہماری پیدائش سے پہلے ہی ہمارے لئے مہیا کی گئی ہیں اور یہ سب اس وقت کیا گیا جبکہ ہم خود موجود نہ تھے۔ نہ ہمارا کوئی عمل تھا۔ کون کہہ سکتا ہے کہ سورج میرے عمل کی وجہ سے پیدا کیا گیا یا زمین میرے کسی شدھ کرم کے سبب سے بنائی گئی۔ غرض یہ وہ رحمت ہے جو انسان اور اس کے عملوں سے پہلے ظاہر ہو چکی ہے جو کسی کے عمل کے نتیجہ نہیں۔ (2) دوسری رحمت وہ ہے جو اعمال پر مترتب ہوتی ہے اور اس کی تصرح کی کچھ ضرورت نہیں۔ (لیکچر لاہور۔ روحانی خزائن جلد 20 ص152)

خدا تعالیٰ نے اپنی تخلیق کے ذکر میں بار بار یہ فرمایا ہے کہ میں نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا۔ اللہ تعالیٰ نے سورج، چاند، ستاروں، کہکشاؤں کو پیدا کیا ہے اس کے علاوہ جو کچھ زمین کے اندر اور باہر موجود ہے انسان اپنی تمام تر کوششوں کے باوجود ابھی تک اس میں سے ایک ذرہ کے برابر بھی کھوج نہیں لگا سکا۔ اس کی وسعتوں میں انسان کا پہنچنا ناممکن ہے۔ آج جدید سے جدید ٹیکنالوجی کے ذریعہ تحقیق جاری ہے۔ روزانہ مختلف معلوماتی ٹی وی چینلز پر ہر قسم کی تحقیق کی جھلکیاں دکھائی جاتی ہیں۔ ایسی ایسی چیزیں دیکھنے کو ملتی ہیں جس کو شاید انسانی آنکھ نے اس سے پہلے کبھی دیکھا ہو۔ خاص کر سمندری مخلوق کو کسی نے کریدنے کی کبھی کوشش بھی نہ کی تھی۔

پس ہر جگہ ہر قدم ہر ذرے میں خدا تعالیٰ کی عظمت ہی عظمت نظر آتی ہے اور انسانی عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ خدا تعالیٰ کی مخلوق کو دیکھ کر خدا تعالیٰ کی تخلیق کو دیکھ کر کیا یہ زمین اور آسمان ایسے ہی پیدا ہو گئے ہیں۔ کیا یہ سورج اور چاند ستارے بغیر کسی کے پیدا کرنے کے بنے ہیں اور کیا یہ بغیر کسی کے حکم کے مسلسل چل رہے ہیں ہرگز نہیں۔ کیا سمندر کی مخلوق خود بخود ہی پیدا ہو گئی ہے ہرگز نہیں۔ اس کو یقیناً پیدا کرنے والی وہ ذات ہے جو واحد لاشریک ہے جو خالق و مالک ہے۔

صرف ایک انسانی جسم کا مشاہدہ کریں۔ کیا کچھ نہیں ہے اس میں کیا کمی ہے اس میں؟ کس ترتیب سے اس نے بنایا ہے اور پھر بنایا بھی کس چیز سے ہے یعنی مٹی سے اور مٹی کی بظاہر حیثیت ہی کیا ہے؟ مگر اس کے بنانے والے نے کیا کمال اس مٹی میں پیدا کر دیا ہے کیا رنگ بھرا ہے۔ اگر اس جسم کے صرف ایک ہی عضو یعنی دماغ کا ہی مشاہدہ کریں تو خالق و مالک کی تسبیح کرتے کرتے اس کا شکر ہم ادا نہیں کر سکتے۔ یہ دماغ جس سے سارا کام لیا جاتا ہے۔ خوشی کو دیکھ کر اس کو مسکرانے پر مجبور کرتا ہے۔ غمی کو دیکھ کر اس کو غمگین کر دیتا ہے۔ ڈر کو دیکھ کر اسے بھاگنے پر مجبور کر دیتا ہے۔ اچھے اور برے کی تمیز کرنے میں مدد دیتا ہے۔ سالہا سال کی یادداشت اس میں بھری رہتی ہے اور ایک سیکنڈ میں گزشتہ اچھے اور برے لمحات کی مکمل معلومات فراہم کرتا ہے۔

قرآن کریم خدا تعالیٰ کا کیسا شاندار تصور پیش کرتا ہے اور اس کے اسماء اور صفات کا مکمل نقشہ کھینچا ہے اور ہمیں کہا گیا ہے کہ اس کی صفات کا رنگ اپنے اوپر چڑھاؤ۔ اس کی صفات سے طاقتیں، قوتیں اور استعدادیں حاصل کرو اور ان کی نشوونما کرو اور اسی کی صفات کا واسطہ دے کر اس کو مدد کے لئے پکارتے رہو۔ اس نور سے ہی روشنی حاصل کرو اور اسی کی روشنی میں چلو یہ ایسا نور ہے جو دل میں پیدا ہوتا ہے اور اگر انسان یہ نور حاصل کر لے تو روز روشن کی طرح منور ہو جاتا ہے۔ سب انبیاء نے توحید کی گواہی دی ہے کہ وہ واحد و لاشریک ہے۔ اس کا کوئی ثانی نہیں اس کا کوئی مدمقابل نہیں۔ مخفی در مخفی حالات سے واقف ہے۔ وہ دعاؤں کو قبول کرتا ہے جب کوئی انسان گڑگڑا کر اس کے حضور دعا کرتا ہے تو وہ اس کی دعاؤں کو قبول کرتا ہے اور اس کے نظارے ہر زمانے اور ہر دور میں موجود ہیں۔ جب سے دنیا وجود میں آئی ہے جب سے انسانی آنکھ نے مشاہدہ کرنا سیکھا یہی دیکھا یہی پڑھا اور یہی تاریخ ہمیں سبق دیتی ہے کہ آخر جیت ''اللہ والوں'' کی ہی ہوا کرتی ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم خدا تعالیٰ سے پختہ تعلق قائم کریں اور اس تعلق کو اتنا مضبوط بنائیں تا خدا قیامت تک ہمارے ساتھ ہو۔ دنیا کے تعلق اور دنیا کی باتیں اس کے مقابل پر ہیچ ہوں۔ سورج کو آسمان پر دیکھ کر اقرار کرنا کوئی بڑی بات نہیں۔ چاند کو اندھیرے میں زمین سے چمکتا دیکھ کر ایمان لانا کیا خوبی ہے۔ ان لوگوں کو جو دہریے ہیں۔ وہ لوگ جو ایمان ہی نہیں لاتے اور لانے سے قاصر ہیں۔ ان کو خدا کی حقیقت کی کیا پہچان ہو۔ خدا تعالیٰ پر ایمان اس کی ہستی کو قبول کرنا اور اس کے ملائکہ اور آخرت پر ایمان لانا اصل میں زندگی ہے دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔

❁❁❁❁❁❁

بقیہ صفحہ 6 ذکرِ خیر

بقیہ صفحہ 6

کی پڑھائی میں عملی طور پر ان کی مدد کرتیں۔ آپ نے ایک مصروف زندگی گزاری کسی کو فارغ یا فضول باتوں میں مصروف دیکھتیں تو اعراض کر کے ان کی حوصلہ شکنی کرتیں آپ کو اس طرح فضول وقت ضائع کرنا ایک منٹ کے لئے بھی پسند نہیں تھا۔

آپ میں کفائت شعاری کی خوبی بھی نمایاں تھی یہی وجہ ہے کہ آپ نے اپنے شوہر کے معمولی گزارا الاؤنس میں نہ صرف گھر چلایا بلکہ گھر کی بعض بنیادی اور بڑی بڑی اشیاء بنا ڈالیں اور مزید یہ کہ اپنی بڑی صاحبزادی کی شادی بھی کی۔

حضرت مسیح موعود کے خاندان کی مبارک خواتین سے بھی آپ کا مخلصانہ تعلق تھا یہی وجہ ہے کہ آپ کی وفات اور بیٹیوں کی شادیوں کے موقعہ پر کثرت سے خاندان کی بزرگ لجنہ، عہدیداران سلسلہ و علماء سلسلہ تشریف لائے اور ایک لمبا عرصہ تک اور لوگ بھی آتے رہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی بہترین جزاء عطا فرمائے۔

آپ مربیان کا بہت احترام کرتیں کیونکہ آپ نے ساری عمر ایک مربیانہ زندگی گزاری اور خدا کے فضل سے ایک مربی کی بیوی رہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے آپ کو جو بڑا داماد عطا فرمایا وہ بھی بہترین کام کرنے والے مربی سلسلہ ہیں اور آپ کا اکلوتا فرزند بھی اب مربی بن رہا ہے اللہ تعالیٰ انہیں کامیابی عطاء فرمائے۔

آپ دیگر رشتہ داروں کے ساتھ بھی تعلق رکھتیں روزانہ شام کے کھانے کے بعد کسی نہ کسی رشتہ دار یا صدر انجمن احمدیہ کے اکثر کوارٹرز میں لجنہ سے ضرور ملنے جاتیں اس دوران آپ کے شوہر بھی ہمراہ ہوتے یہی وجہ ہے کہ آپ کا حلقہ احباب بہت وسیع تھا غرضیکہ بہت ہمدرد، خاموش طبع اور مصروف زندگی گزاری۔

خاکسار کی شادی کے موقعہ پر اپنی پوری فیملی کے ساتھ تینوں دن شامل ہوتی رہیں۔ یہ لوگ روزانہ صبح صبح آ جاتے اور رات گئے واپس چلے جاتے میں حیران ہوتا کہ بھابھی ہماری شادی پر کتنی خوش ہیں کہ ساری مصروفیت چھوڑ کر روزانہ شامل ہوتیں اور شادی کے موقعہ پر خوب ہاتھ بٹایا۔ مہمانوں کی دیکھ بھال کرتیں اور خوشی سے دوڑی بھاگی پھر رہی تھیں اور میری اہلیہ کی بھی پکی دوست بن گئیں۔ اس موقعہ پر مجھے نصیحت کی کہ متین ہم واقفین زندگی لوگ ہیں ہمیں بہت احتیاط سے ایسے موقعوں پر بھی خرچ کرنا چاہئے بعد میں کئی قسم کی ضروریات نکلتی ہیں جو شادیوں کے موقعہ پر شروع میں نظر نہیں آتیں بعد میں پتہ چلتا ہے۔

غرضیکہ آپ بہت سی خوبیوں کی مالک تھیں آپ کی وفات پر پیارے حضور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ نے آپ کی مغفرت کی دعا کی اور کئی خوبیاں بیان فرمائیں اور نماز جنازہ غائب پڑھائی اور ربوہ میں حاضر جنازہ پر بھی کثیر تعداد احباب شامل ہوئے۔ آپ تقریباً 45 سال کی عمر میں ہلکی پھلکی روح لئے چند سال قبل اپنے مولیٰ کے حضور حاضر ہو گئیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان میں ان کی یہ نیک خوبیاں ہمیشہ قائم رکھے۔ آمین

❁❁❁❁❁❁❁

مکرم انجینئر محمود مجیب اصغر صاحب

تھرپارکر کی مختصر سیر، مشاہدات اور تعارف

پاکستان کے جنوب مشرقی سندھ میں تھر کا علاقہ اس سے ملحق بھارت میں راجستھان کا علاقہ اور پاکستان میں ہی ریاست بہاولپور میں چولستان اور آگے شمال کی طرف کا علاقہ یہ سب اٹلس میں ریگستانی علاقہ کی زمین کے طور پر ظاہر کیا گیا ہے۔ یہ سب ریگستان ہے ریت ہی ریت ہے اور سندھ میں اسے صحرائے تھر کہتے ہیں۔ پرانے نقشوں میں ٹھٹھہ، حیدرآباد، بدین اور پاکستان بھارت سرحد کے درمیان تھرپارکر ضلع لکھا ہوا ملتا ہے جو پہلے سانگھڑ، میرپور خاص، عمرکوٹ، مٹھی اور نگر پارکر پر مشتمل تھا اور غالباً ایک ہی ضلع تھا جس کا ہیڈکوارٹر میرپور خاص تھا۔ بعد میں سانگھڑ اور میرپور خاص کو تھرپارکر سے الگ کر دیا گیا اور اب جو صورت حال ہے اس کے مطابق تھرپارکر ضلع کا ہیڈکوارٹر یا صدر مقام مٹھی (Mithi) ہے اور عمرکوٹ اور نگر پارکر الگ اضلاع ہیں اور یہ سارا علاقہ تھر بھی کہلاتا ہے۔ جماعت اور خاندان حضرت مسیح موعود کی زمینیں جن States میں ہیں وہ بعض ضلع میرپور خاص میں اور بعض ضلع عمرکوٹ میں واقع ہیں۔

تھر کے موجودہ تینوں ضلعوں عمرکوٹ، تھرپارکر اور نگر پارکر میں عام طور پر ہندوؤں کی آبادیاں ہیں۔ کئی تاریخی قسم کے مندر اور مساجد اور قلعے اور مقامات قابل دید ہیں۔

جماعت احمدیہ کو اللہ تعالیٰ نے ان علاقوں میں غیر معمولی خدمت کی توفیق دی ہے اور ہومیو پیتھی طریقۂ علاج کے مراکز کے علاوہ دو شاندار ہسپتال بنانے کی توفیق دی ہے۔ تھرپارکر کے صدر مقام مٹھی میں المہدی ہسپتال ایک بہت بڑی سہولت ہے جہاں پر سارا علاقہ طبی سہولتیں حاصل کرتا ہے۔ نگر پارکر میں طاہر ہسپتال کا منصوبہ بھی قریب الاختتام ہے۔ گزشتہ دنوں راقم الحروف کو ان علاقوں میں جانے کا موقع ملا اور مندرجہ ذیل مقامات دیکھنے میں آئے جن کا کچھ سرسری تعارف کروانا مقصود ہے۔

قلعہ عمرکوٹ

یہ قلعہ عمر نامی بادشاہ نے بنایا جو سومرو شاہی خاندان سے تعلق رکھتا ہے اس خاندان کی 1051ء سے 1350ء تک تھر میں حکومت رہی ہے۔ غالباً تیرھویں صدی عیسوی کے وسط میں یہ قلعہ تعمیر کیا گیا۔ اس قلعہ کی لمبائی 500 فٹ، چوڑائی 500 فٹ اور بلندی 40 فٹ ہے۔

اس کی دیواریں اتنی چوڑی ہیں کہ دو گھڑ سوار اکٹھے گزر سکتے ہیں چاروں کونوں پر فصیل کی برجی (Bastion) بنائی گئی ہے اور مین گیٹ پر دو برجیاں (Bastions) ہیں۔ یہ قلعہ جودھ پور ریاست کے پتھروں سے بنایا گیا ہے۔ 1439ء میں راجپوت سودھا حکمران (جس کا نام حمیر سودھا بتایا جاتا ہے) نے اس پر قبضہ کر لیا تھا اور یہی وہ حکمران تھا جس نے ہمایوں بادشاہ کو پناہ دی تھی اور اس کے لشکر کی بھی مہمان نوازی کی تھی۔ اس پناہ کے دوران ہی ہمایوں کے گھر اکبر پیدا ہوا جو مغل سلطنت کا شہنشاہ اعظم کہلاتا ہے اس قلعہ کے قریب 1542ء میں اکبر کی پیدائش ہوئی راجپوت سودھا سے میاں نور محمد کلہوڑا نے قلعہ کا قبضہ لے لیا۔ میاں عبدالنبی کلہوڑا جو کلہوڑا بادشاہت میں ایک حکمران گزرا ہے۔ بعد میں جودھ پور کے راجہ کے پاس قلعہ فروخت کر دیا۔ جب تالپور اقتدار میں آئے تو انہوں نے جودھ پور کے راجہ سے اسے واپس لے لیا۔ یہ 1813ء کا واقعہ ہے۔ پھر برطانوی حکومت سے پہلے پہلے تالپور خاندان ہی یہاں حکمران رہا برطانوی فوج نے 1843ء میں یہاں قبضہ کیا۔ اس قلعہ کی تاریخی اہمیت کے پیش نظر یہ 1917ء میں Protected Monument قرار دیا گیا اور اب یہ آثار قدیمہ کے محکمہ کے پاس ہے۔

اکبر کی جائے پیدائش

اکبر اعظم مغل بادشاہ ہمایوں اور ملکہ حمیدہ بانو کا بیٹا تھا جو اپنے وقت میں بہت بڑا شہنشاہ بن گیا تھا اس کی پیدائش قلعہ عمرکوٹ کے پاس 23 نومبر 1542ء کو اس وقت ہوئی جب صوبہ بہار کا افغان گورنر شیر خان (یعنی شیر شاہ سوری) نے ہمایوں کو بھگا دیا تھا اور اس کا پیچھا کر رہا تھا۔ رانا پرشاد سودھا اس وقت عمرکوٹ کا حکمران تھا۔ اس نے ہمایوں، اس کی بیوی اور لشکر کو عمرکوٹ میں پناہ دی۔ بے تاج ہمایوں بادشاہ نے اکبر کی پیدائش کی خوشی میں اپنے وفادار ساتھیوں میں مشک تقسیم کی اور کہا ”جس طرح بوئے مشک اپنے اطراف کو معطر کر لیتی ہے ایک دن اس بچے کی شہرت تمام دنیا میں پھیلے گی۔“

اکبر کی جائے پیدائش پر 1898ء میں سید مہر شاہ نے ایک چھپر کھٹ (Canopy) بنوائی جو قلعہ عمرکوٹ سے چند میٹر کے فاصلے پر ہے۔ یہ عبارت اس چھپر کھٹ کے پاس ایک بورڈ پر لکھی ہوئی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے ایک درس کے دوران فرمایا

”کبر بہت بری چیز ہے۔ ہمایوں نے ایک دفعہ اپنی فوج کا جائزہ لیا۔ فوج کی کثرت دیکھ کر کہنے لگا۔ اتنی کثیر التعداد فوج کو ہلاک کرتے خدا کو بھی کئی دن لگ جائیں شیر شاہ پاس کھڑا تھا۔ الگ ہو گیا کہ یہ تو بے ایمان ہے آخر ہمایوں پر ذلت کا زمانہ آیا ہند میں سر چھپانے کو جگہ نہ ملی ایران چلا گیا کبر کے کلمے یوں کر دیتے ہیں۔“ (حقائق الفرقان جلد دوم ص 150)

ہندومت اور کرشن جی کا تعارف

اس علاقے میں ہندوؤں اور جین مت کے کئی غیر آباد اور ہندوؤں کے چند آباد مندر پائے جاتے ہیں کرشن دیوتا کی پرستش کی جاتی ہے اور تصویری زبان میں ان کا لائف سکیچ بھی کئی جگہ بنایا گیا ہے ان علاقوں میں گائے اور بیل بھی بڑی کثرت سے پائے جاتے ہیں اور ہندو ان کا بہت احترام کرتے ہیں۔

سری کرشن جی کے سوانح

کرشن جی ایشور کے مقدس اوتار اور مقدس ہستی تھے ان کی طرف بعض باتیں منسوب کر کے جو اعتراض ان کی ذات اور اخلاق پر کئے جاتے ہیں وہ حقیقتاً قابل اعتراض نہیں۔ محجوب نگاہیں ان کو قابل اعتراض سمجھتی ہیں۔ دراصل ایسے واقعات اپنے اندر معرفت اور حکمت رکھتے ہیں۔ کرشن جی مہاراج کا گائیوں کو چرانا اور بنسری بجانے کا مطلب یہ ہے کہ گائیوں سے مراد مفید، کارآمد اور غریب طبع لوگ ہیں اور کرشن جی ایسے لوگوں کی رکھشا کیا کرتے تھے اور ان کی پرورش کی وجہ سے گوپال کہلاتے ہیں کرشن جی کی بنسری سے مراد ان کی الہامی کتاب گیتا ہے اور بنسری بجانے سے مراد اللہ تعالیٰ کا کلام معرفت لوگوں کو سنانا ہے۔ گیتا کا لفظ گیت سے ہی ہے یعنی ایسا کلام جو سریلی آواز سے گایا جاتا ہے جیسے حضرت داؤد علیہ السلام کے الہامات کتاب کا نام زبور رکھا گیا ہے اور زبور اور گیتا کا ایک ہی مفہوم ہے اور قرآن کریم میں اسی طرح اشارہ پایا جاتا ہے کہ جس طرح بنسری میں سے وہی سُر نکلتی ہے جو بنسری بجانے والا نکالتا ہے۔ اسی طرح خدا کے نبی وہی کلام کرتے ہیں جو خدا تعالیٰ ان کی زبان پر جاری کرتا ہے اور اپنی وحی سے ان کو تعلیم کرتا ہے اسی مضمون کو حضرت مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مثنوی میں اس طرح ادا کیا ہے کہ

بشنو از نے چوں حکایت مے کند
و از جدائیہا شکایت مے کند

یعنی خدا کے اوتار اس کی بنسری ہوتے ہیں جن میں خدا تعالیٰ اپنی آواز پھونکتا ہے تا جو لوگ خدا کے وصال کے طالب ہیں اس کی آواز کو سن کر اس کی طرف چلے آئیں اور ہجر اور جدائی کی تکلیف سے بچ جائیں۔

کرشن جی مہاراج کی گوپیوں کے متعلق میں نے یہ بیان کیا کہ یہ اعتراض بھی سطحی خیال کے لوگ کرتے ہیں کہ کرشن جی مہاراج نے بڑی تعداد میں گوپیاں رکھی ہوئی تھیں حالانکہ یہ استعارہ کی زبان ہے۔ ہر نبی اور پیشوا اپنے ماننے والوں پر اثر ڈالتا ہے اور اس کی جماعت کے افراد اس کا اثر قبول کرتے ہیں اور اس افاضہ اور استفاضہ کو استعارہ کی زبان میں مختلف الفاظ میں ادا کیا جاتا ہے چنانچہ قرآن کریم میں حضرت داؤد علیہ السلام کی جماعت کو دنبیاں قرار دیا گیا ہے اور حضرت مسیح ؑ کو انجیل میں خدا کا برّہ اور قوم اسرائیل کو اس کی بھیڑیں کہا گیا ہے اسی طرح قرآن کریم میں حضرت نبی کریم ﷺ کو سورہ تحریم میں استعارۃً شوہر کی مثال سے اور تمام مومنوں کو عورتوں کی مثال سے ذکر کیا گیا ہے۔ پس گوپیاں آپ کے مخلص مومنین ہی تھے جو ہر دم آپ کے نور و برکت سے استفادہ کر رہے تھے۔

اور یہ واقعہ جو سری کرشن جی کے سوانح میں مذکور ہے کہ آپ گوپیوں کے نہاتے وقت ان کے کپڑے اٹھا کر درخت پر چڑھ گئے اس میں بھی ایک عارفانہ حقیقت بیان کی گئی ہے کرشن جی نے اپنے مریدوں کو یہ سمجھایا کہ تمہارا اصل لباس جس سے گناہوں کو ڈھانپا جا سکتا ہے وہ تقویٰ اور نیکی کا لباس ہے جو آسمان سے خدا تعالیٰ کے اوتار کے ذریعہ سے نازل ہوتا ہے خود بخود تمہارے لئے ممکن نہیں کہ تم اس کو حاصل اور اختیار کر سکو۔ قرآن کریم میں بھی ”لباس التقویٰ“ کا محاورہ استعمال کیا گیا ہے اور ذالك خیر کے الفاظ میں اس کی خوبی کا اظہار کیا گیا ہے اور اس واقعہ میں پانی میں نہانے کا جو ذکر ہے اس میں یہ حقیقت ہے کہ جس طرح پانی بدن کی ظاہری میل کچیل کو صاف کرتا ہے اس طرح روحانی پانی یعنی کلام الٰہی اور وحی آسمانی قلوب اور باطنی کدورت کو پاک و صاف کرتا ہے اور یہ پانی خدا کے اوتار یعنی نبی کے ذریعہ سے ہی حاصل ہوتا ہے۔ گویا اس واقعہ کے ذریعہ سے یہ بتانا مقصود ہے کہ گناہوں کو ڈھانکنے والا لباس تقویٰ اور گناہوں سے پاک کرنے والا آب حیات دونوں خدا تعالیٰ کے اوتاروں کے ذریعہ ملتے ہیں۔

یہ الزام جو سری کرشن جی پر لگایا جاتا ہے کہ گویا آپ نے مکھن چرایا یہ آپ کے مخالفین کی طرف سے جو ویدوں کے ماننے والے تھے لگایا گیا ہے اور یہ بھی ایک مذہبی استعارہ ہے جس کی رو سے اس علم کو جو خدا تعالیٰ کی کتاب شریعت سے ملتا ہے۔ دودھ سے تشبیہ دیتے ہیں اور ”طریقت“ کی مثال دہی سے دیتے ہیں اسی طرح حقیقت ”مکھن“ اور ”معرفت“ خالص گھی کہلاتی ہے اور یہ دودھ سے ہی حاصل ہوتے ہیں جس طرح طریقت، حقیقت اور معرفت سب شریعت سے ہی ملتی ہیں۔

جب کرشن جی مہاراج نے ویدوں کی تعلیم کا خلاصہ گیتا کی شکل میں پیش کیا تو وید کے پنڈتوں نے کہا کہ گیتا کا اعلیٰ عرفانی کلام جو لوگوں کو دل پسند اور دلکش معلوم ہوتا ہے اور لوگ ویدوں کو چھوڑ کر گیتا کی طرف متوجہ ہو رہے ہیں یہ دراصل ویدوں کا مکھن ہی ہے جو ویدوں سے چرا کر لوگوں کے سامنے پیش کیا گیا ہے اسی طرح کرشن جی پر مکھن چرانے کا الزام عائد کیا گیا لیکن اس سے مراد ظاہری مکھن کی چوری نہ تھی بلکہ ویدوں کی تعلیم کو اخذ کر کے گیتا میں شامل کرنا تھا۔

کرشن جی کو رُدّر گوپال کے صفاتی نام بھی دیئے گئے ہیں ردّر کے معنے سؤروں کو قتل کرنے والا اور گوپال کے معنے گئوؤں کو پالنا اور رکھشا کرنے والا ہے ان

الفاظ سے بدوں اور برے لوگوں کا نشٹ کرنے والا اور نیک اور فائدہ مند وجودوں کی حفاظت اور پرورش کرنے والا مراد ہے اور گیتا میں کرشن جی نے ایک پیشگوئی بھی فرمائی ہے کہ جب دھرم کی نیستی اور ادھرم کا دور دورہ ہوتا ہے تو میں اوتار لیتا ہوں۔ اصل سلوک کا ترجمہ علامہ فیض (جو بادشاہ اکبر کے درباری شاعر تھے) نے فارسی کے اس شعر میں کیا ہے۔

چو بنیاد دیں سست گردو بسے
نمائیم خود را بشکل کسے

جس طرح کرشن جی مہاراج نے پہلی دفعہ اصالتاً اس دنیا میں آ کر نیکوں کی رکھشا اور بدوں کا ناش کیا ہے اور صحیح دھرم کو قائم کیا ہے۔

Budhesar بدھیسر مسجد اور ڈیم

نگر پارکر کے ضلع میں بدھیسر (Budhesar) کے مقام پر ایک قدیم خوبصورت (غیر آباد) مسجد ہے جو 1505ء میں بنائی گئی۔ یہ اس زمانے کے آرکیٹیکچر کا ایک اچھا نمونہ ہے۔ بڑے بڑے خوبصورت پتھروں سے تعمیر شدہ اس مسجد کی تصویر عمرکوٹ قلعہ کے میوزیم میں بھی لگی ہوئی ہے۔ خوبصورت سنگ مرمر جو اسی علاقے کے پہاڑوں سے نکالا گیا ہے اس مسجد کی تعمیر میں استعمال ہوا ہے۔ یہاں پر دو نوافل پڑھنے کی بھی توفیق ملی۔ الحمدللہ

اس کے ساتھ ہی ایک آبی ذخیرہ ہے جسے بدھیسر ڈیم کہتے ہیں یہ کارون جھب (Karoon Jhab) کے قدموں میں بنایا گیا ہے۔

احمدیت کا اثر و نفوذ

میرپور خاص میں ایک مخلص اور مضبوط جماعت قائم ہے جہاں کچھ عرصہ پہلے امیر ضلع ڈاکٹر عبدالمنان صدیقی صاحب کو راہ مولیٰ میں قربان کر دیا گیا تھا۔ وہاں پر انہیں اور ان سے پہلے ان کے والد بزرگوار ڈاکٹر عبدالرحمٰن صدیقی صاحب کو بے انتہاء خدمت خلق اور خدمت دین کی توفیق ملی۔ آج کل وہاں کے امیر ضلع مکرم سیف علی شاہد صاحب ہیں۔ ان کے ایک بھائی حیدر علی ظفر صاحب جرمنی کے مشنری انچارج ہیں ان کے والد کنری میں کاٹن فیکٹری میں ملازم تھے اس فیکٹری کے اندر حضرت مصلح موعود نے پاکستان بننے سے پہلے ایک خوبصورت بیت الذکر بنوائی تھی جہاں ایک نماز پڑھنے کا موقع ملا۔ کنری شہر میں جماعت کی ایک وسیع بیت ہے اور عجیب اتفاق ہے کہ یہاں بود و باش پانے والے کئی واقفین زندگی بہت نمایاں مقامات پر فائز ہیں ڈاکٹر محمد جلال شمس صاحب پی ایچ ڈی (ترکی) جو ترک ڈیسک کے انچارج ہیں اور ان کے بھائی مولانا منیر احمد جاوید صاحب جو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے ایک لمبا عرصہ لندن میں پرائیویٹ سیکرٹری رہ چکے ہیں اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کے بھی وہی پرائیویٹ سیکرٹری ہیں کا بچپن بھی کنری ہی میں گزرا اور وہیں انہوں نے زندگیاں وقف کیں اور ان اعلیٰ اور ممتاز مقامات تک پہنچے۔ کنری کے قریب ہی ناصر فارم اور نسیم فارم دیکھنے کا موقع ملا۔ ناصر فارم کی بیت بہت وسیع اور بہت خوبصورت ہے اور حضرت خلیفۃ المسیح کا گیسٹ ہاؤس دیکھنے کا موقع ملا۔ جہاں چار خلفاء کے مبارک قدم لگے ہیں۔ نصرت فارم بھی دیکھا جہاں حضرت نواب محمد عبداللہ خان صاحب اور ان کی بیگم حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ بنت حضرت اقدس مسیح موعود کا ٹرسٹ قائم ہے اور ایک مختصر ہسپتال کے ذریعے خدمت خلق کا کام ہو رہا ہے۔ بیت کے اندر لائبریری میں سلسلہ کی کتب اور حضرت نواب محمد علی خان پر کتب (رفقائے احمد جلد دوم) کی کئی جلدیں اور اسی طرح ان کی خوبصورت تصاویر اپنے آقا اور محترم خسر حضرت مسیح موعود، اسی طرح نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ پر کتب دیکھنے کا موقع ملا۔ وہاں پر نواب مصطفیٰ خان صاحب اور نواب محمود احمد صاحب سے ملاقات بھی ہوئی جو Visit پر آئے ہوئے تھے۔

کوئلہ کے معدنیاتی ذخائر

نگر پارکر میں براؤن کلر کے بہت خوبصورت پہاڑ ہیں جن کو کاٹ کر پتھر عمارات کی خوبصورت Facing کے لئے استعمال ہوتا ہے اس کے قریب ہی کوئلہ دریافت ہوا ہے۔

سندھ میں تھر کا علاقہ کوئلہ کی معدنیات کے ذخائر کے لحاظ سے بھرپور ہے اور باقاعدہ حکومتی سطح پر اس علاقے سے کوئلہ نکالا جا رہا ہے ایک اندازے کے مطابق تھر میں کوئلہ کے ذخائر کی مقدار 175.5 بلین ٹن بتائی جاتی ہے۔ یہ کوئلہ ایندھن کے طور پر تھرمل پاور پلانٹس میں استعمال ہوسکتا ہے۔ ابھی تھرمل پاور پلانٹس میں ایندھن (Fuel) کے طور پر سوئی گیس، فرنس آئل (Furnace Oil) اور کسی حد تک ڈیزل (Diesel) استعمال ہوتا ہے جو باہر سے درآمد کرنا پڑتا ہے جب کہ کوئلے کے ذخائر کو Exploit کر کے اس کی جگہ کوئلہ بھی استعمال ہوسکتا ہے تھر کے علاوہ سندھ میں لاکھڑا (حیدرآباد) اور سونڈا اجیرک (ٹھٹھہ) میں بھی کوئلہ کے ذخائر موجود ہیں۔ لاکھڑا میں 1.33 بلین ٹن اور سونڈا اجیرک میں 5.5 بلین ٹن کوئلہ کے ذخائر موجود ہیں۔ ضمناً بلوچستان میں مچھ کے مقام پر بھی کوئلے کے ذخائر موجود ہیں۔ اگر ان وسائل کو بروئے کار لایا جائے تو پاکستان میں مزید 2400 میگا واٹ بجلی پیدا کرنے کی گنجائش موجود ہے جس پر حکومت کام کر رہی ہے یعنی 2400 میگا واٹ تک پیدا کرنے تھرمل پاور ہاؤس بنا کر ان میں ایندھن کے طور پر کوئلہ استعمال کیا جائے۔ جس کی تھرمل پاور جنریشن کی استعداد بڑھنے کے علاوہ اخراجات جو ایندھن پر استعمال ہوتے ہیں کم ہو سکتے ہیں۔

پیاری بھابھی مرحومہ نعیمہ سعید کا ذکر خیر

مکرم محمد افضل متین صاحب

ہماری پیاری بھابھی جان مکرمہ و محترمہ نعیمہ سعید مرحومہ اہلیہ محترم ملک سعید احمد رشید صاحب اعوان مربی سلسلہ ایک نیک دل اور پُر خلوص شخصیت رکھتی تھیں۔ یہ 1981ء کی بات ہے کہ ہم لوگ بہاولپور سے ربوہ شفٹ ہوئے اور ابتداءً کچھ عرصہ اپنی خالہ محترمہ مبارکہ بیگم صاحبہ کے ساتھ آپ کے کوارٹر میں رہے۔ ان دنوں ربوہ کی فضاء میں ایک خاص روحانی سرور تھا کیونکہ ان دنوں میں جلسے و اجتماع ہوتے، خلافت یہاں موجود تھی۔ دل سوز نداؤں کی آوازیں آتیں اور پھر دسمبر میں تو موسم بھی بہت خوشگوار ہو جاتا اور مہمانوں کی کثرت کی وجہ سے خوب گہما گہمی ہوا کرتی تھی۔

خالہ محترمہ بہت دعا گو، خلافت سے محبت کرنے والی اور قناعت شعار تھیں آپ نے ایک دن ہم بچوں کی ایک ٹولی سے مخاطب ہو کر کہا میں تمہارے بھائی سعید کی شادی کرنا چاہتی ہوں دعا کرو کہ دلہن قادیان سے تعلق رکھتی ہو۔ خالہ کی بات سن کر بچے کچھ دیر سمجھنے کی کوشش کرنے کے لئے کھڑے رہے اور پھر یکدم مسکرائے اور بھاگ گئے ایک بچے نے کہا کہ آج خالہ کو اچانک کیا ہوگیا ہے کہتی ہیں قادیان والی دلہن چاہئے۔

پھر کچھ دنوں بعد خالہ دارالضیافت گئیں تو خاکسار بھی ہمراہ تھا۔ بعد میں خالہ نے بتایا کہ ہم اس لئے گئے تھے کیونکہ وہاں قادیان سے تعلق رکھنے والا ایک خاندان ٹھہرا ہوا ہے اور رشتہ دیکھنے گئی تھی اور چند دنوں بعد ہی سعید بھائی کی شادی بھابھی نعیمہ سے ہوگئی اور یوں خالہ جان کی یہ نیک خواہش نہ صرف ایک مرتبہ پوری ہوئی بلکہ آپ کے دوسرے صاحبزادے ملک رفیق احمد صاحب اعوان کارکن صدر انجمن احمدیہ ربوہ کو بھی جو اہلیہ ملیں ان کا تو سارا گھرانہ اور خاندان قادیان کے پرانے باسیوں میں سے ایک ہے۔

سب بچے بھابھی کو بہت احترام سے دیکھتے کیونکہ قادیان کی بستی کا تقدس اور محبت شروع ہی سے دل و دماغ میں والدین نے ڈالا ہوا تھا۔

پیاری بھابھی کی شادی کے بعد وفات تک مختلف وقتوں میں آپ کو دیکھنے کا موقعہ ملا۔ یہ تقریباً 23 سال کا عرصہ بنتا ہے۔ دیکھنے میں تو آپ ہماری بھابھی تھیں مگر انہوں نے اپنے مربیانہ طرز عمل سے اپنے آپ کو مادر مہربان کی طرح ثابت کیا۔ جب بھی تربیت کا موقعہ آتا صرف ایک ہی فقرہ اشارۃً کہتیں تو ہمیں فوراً اپنی اصلاح کا موقعہ مل جاتا۔ مثلاً ایک مرتبہ باتوں میں میرا لہجہ کچھ تیز دیکھا تو فوراً آپ کا چہرہ متغیر ہو گیا ایسے معلوم ہوتا دوست بھابھی بالکل اجنبی اور غیر ہوگئی ہیں اور ذرا سی خفگی سے کہا متین آپ نے تو بڑے ہو کر مربی بننا ہے آپ کو اس انداز سے گفتگو نہیں کرنی چاہئے اور تھوڑی دیر بعد پھر دوستانہ انداز سے باتیں کرنا شروع ہوگئیں اس سے اندازہ ہو جاتا کہ بھابھی کی غرض صرف اصلاح ہوتی ہے۔

آپ نے ایک عرصہ اپنے خاوند کے ساتھ پاکستان کی مختلف جماعتوں میں گزارا اور اپنی گھریلو ذمہ داریوں کے ساتھ ساتھ لجنہ کی تعلیم و تربیت کرتی رہیں اور ہومیو پیتھی سے ان کی خدمت کا فریضہ بھی انجام دیتی رہیں۔ ایک مرتبہ آپ ربوہ آنے پر جب ہمارے گھر آئیں خاکسار حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی تلاوت کی آواز کی نقل کرتے ہوئے اسی لہجہ میں تلاوت کر رہا تھا ان دنوں ربوہ میں اکثر احمدی اپنے پیارے امام کی قراءت سے بہت محبت کرتے اور تلاوت کی آواز سنتے ہی سب پر رقت طاری ہو جاتی تھی جب حضور ہجرت فرما کر لندن چلے گئے تو ایک عرصہ تک اداسیوں کے بادل چھائے رہے۔ کبھی کبھی بیت اقصیٰ میں نماز کے دوران بیت میں لوگوں کی ہچکیاں بندھ جاتیں جیسے تمام ضبط کے بندھن ٹوٹ گئے ہوں، مردانہ ہال اور زنانہ حصہ ہر دو سے پوری بیت چیخ و پکار کا نقشہ پیش کر رہی ہوتی۔

بہرحال میری تلاوت کی آواز سن کر میرے کمرے کے پاس آئیں اور دور ہی سے مسکرا کر خوشی کا اظہار اشارۃً کر کے خاموشی سے واپس چلی گئیں۔ آپ تلاوت کو بہت پسند کرتی تھیں۔

آپ بہت ذہین ہونے کے ساتھ ساتھ نکتہ شناس اور سلیقہ شعار بھی تھیں۔ چیز کو بہت غور سے دیکھتیں۔ بہت مہمان نواز تھیں۔ جب بھی خاکسار آپ کے گھر گیا تمام مصروفیات کے باوجود وقت نکالتیں نہایت شفقت سے والدین بہن بھائیوں کا حال احوال پوچھتیں پڑھائی اور دیگر مصروفیات کا جائزہ لیتیں۔ مہمانوں کی تواضع چائے یا مشروبات اور پھلوں سے کرتیں اور کھانے کا بھی ضرور پوچھا کرتیں اور آپ کی کوشش ہوتی کہ مہمان کھانا کھا کر جائے اگر مہمان دعوت قبول کر لیتے تو بہت خوش ہو جاتیں اور اہتمام سے کھانے وغیرہ کا انتظام کرتیں اور اس کام میں اپنے بچوں کو بھی شامل کر لیتیں۔

آپ جب مستقل ربوہ اپنے کوارٹر میں شفٹ ہو گئیں تو کئی سالوں تک لجنہ اماء اللہ پاکستان کے دفاتر میں جا کر ہومیو پیتھی ادویہ سے لجنہ کی خدمت کرتی رہیں۔ گھر میں بھی ضرورت مندوں کی خدمت کرتی رہتیں گھر کو بھی وقت دیتیں بہت سلیقہ سے ہر چیز کو سنوار کر رکھتیں صفائی کا خاص خیال رکھا کرتیں بچوں اور شوہر کی خدمت میں بھی ہمہ تن مصروف رہتیں بچوں

باقی صفحہ 4 پر

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

سانحہ ارتحال

۞ مکرم مرزا ناصر محمود صاحب مربی ضلع لاہور تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی پیاری امی جان محترمہ ممتاز بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد اکبر اقبال صاحب واقف زندگی شہید یوگنڈا سابق امیر جماعت احمدیہ کنری مورخہ 4/اگست 2009ء کو کچھ عرصہ مختلف عوارض میں بیمار رہنے کے بعد کراچی میں بعمر 81 سال وفات پاگئیں آپ خدا کے فضل سے موصیہ تھیں۔ مورخہ 6/اگست کو میرے بھائی کراچی سے میت لے کر ربوہ پہنچے اور اسی روز بیت المبارک میں بعد نماز عصر محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی نے نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں قبر تیار ہونے پر محترم صاحبزادہ صاحب موصوف نے ہی دعا کروائی۔ امی جان لاہور دہلی دروازہ کی مشہور میاں فیملی میں سے تھیں آپ محترم حکیم میاں محمد اشرف صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی صاحبزادی محترم ڈپٹی میاں شریف صاحب رفیق حضرت مسیح موعود، محترم میاں محمد یعقوب صاحب آف دارالنصر غربی ربوہ اور محترم حکیم محمد حسین صاحب المعروف "مرہم عیسیٰ" رفیق حضرت مسیح موعود کی بھتیجی تھیں۔ آپ نے اپنی یادگار میں 4 بیٹے، مکرم محمد ارشاد اقبال صاحب انچارج دفتر وقف نو ضلع کراچی، خاکسار، محترم اقبال محمود صاحب زعیم اعلیٰ انصار اللہ بلدیہ کراچی، مکرم مظفر محمود صاحب کراچی، دو بیٹیاں محترمہ فاخرہ خلیل صاحبہ اہلیہ مکرم خلیل الرحمٰن صاحب مغل گلزار قائد چکلالہ راولپنڈی اور محترمہ افتخار بیگم صاحبہ کراچی چھوڑی ہیں۔ خدا کے فضل سے سب بچے شادی شدہ ہیں۔ امی جان کنری سندھ میں لجنہ کے کاموں میں بہت فعال تھیں اور پھر کراچی آنے کے بعد عزیز آباد کراچی کی صدر لجنہ رہیں۔ امی جان فرض نمازوں کے علاوہ تہجد، اشراق اور چاشت وغیرہ کے نوافل بہت باقاعدگی سے پڑھتی تھیں اور دن میں کئی کئی مرتبہ تلاوت قرآن کریم کیا کرتیں اور ساتھ ساتھ ترجمہ بھی پڑھتیں۔ غریبوں کی بہت ہی ہمدرد تھیں۔ ہمیشہ ان کی مدد کے لئے تیار رہتی تھیں اور نہایت خاموشی سے غریبوں اور بیواؤں کی مدد کرتی رہتی تھیں۔ ان کا بچپن قادیان میں گزرا تھا۔ قادیان سے تو عشق کی حد تک محبت تھی۔ بہت یاد کرتی تھیں۔ واقعات سناتی رہتی تھیں۔ کچھ سال پہلے قادیان جلسہ سالانہ میں شرکت کی تو بہت خوش ہوئیں۔ آخری ایام میں اکثر قادیان سے متعلق اشعار گنگناتی رہتی تھیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے اللہ تعالیٰ انہیں غریق رحمت کرے۔ کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے اور ہمارے حق میں ان کی ساری دعائیں قبول فرمائے۔ آمین

تکمیل ناظرہ قرآن

۞ مکرم احسان بٹ صاحب ناصر آباد غربی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی پوتی عزیزہ عالیہ عرفان واقفہ نو بنت مکرم محمد عرفان بٹ صاحب (احسان برقعہ ہاؤس ربوہ) نے مورخہ 16/اگست 2009ء کو بعمر تین سال آٹھ ماہ میں قرآن کریم ناظرہ کا پہلا دور مکمل کرلیا ہے۔ عزیزہ عالیہ عرفان مکرم حمید احمد شاہد صاحب کی نواسی ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو قرآن کے نور سے بھر دے اور دینی و دنیوی علوم حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

اعلیٰ کامیابی

۞ مکرم عبدالمجید زاہد صاحب ناظم ضلع عمر کوٹ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے ہم زلف چوہدری انور علی صاحب جوہر ٹاؤن لاہور کی بیٹی عزیزہ ہما انور صاحبہ نے پنجاب بورڈ لاہور سے میٹرک سائنس گروپ میں امسال 973/1050 نمبر حاصل کر کے "اے ون گریڈ" حاصل کیا ہے اور بورڈ میں سے چھٹی پوزیشن حاصل کی ہے۔ احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ اعزاز مبارک کرے اور مزید کامیابیاں عطا کرے اور علم و معرفت میں ترقی دے۔ آمین

درخواست دعا

۞ محترمہ سمیرا عابدہ صاحبہ جوہر ٹاؤن لاہور کے والد محترم ذکاء اللہ قریشی صاحب گلاسگو سکاٹ لینڈ میں شدید بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

۞ مکرم محمد باقر خان لودھی صاحب (ر) ڈی ایس پی پولیس حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور شدید بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

زندگی بخش پیغام

۞ خلفاء سلسلہ کے زندگی بخش خطبات روحانی مُردوں کے لئے زندگی بخش پیغام ہیں جو آپ الفضل کے ذریعے گھر بیٹھے ہی حاصل کر سکتے ہیں۔ آج ہی اپنے نام الفضل جاری کروائیں۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

حضرت قاضی امیر حسین صاحب بھیروی

رفیق حضرت مسیح موعود یکے از 313

ولادت: 1848ء

بیعت: مئی 1893ء

وفات: 24/اگست 1930ء

حضرت قاضی امیر حسین بخاری سید تھے۔ مغلوں کے عہد میں آپ کے آباء کو قاضی کا جلیل القدر عہدہ ملا تھا۔ حصول تعلیم کا آغاز جوانی کے عالم میں ہوا۔ اس سے قبل اپنے والد صاحب کے ساتھ گھوڑوں کی تجارت کرتے تھے۔ سہارن پور کے مدرسہ مظاہر العلوم سے تعلیم کی تکمیل کی۔ جب واپس بھیرہ تشریف لائے تو محلّہ قاضیاں میں اپنی خاندانی مسجد میں حدیث کا درس دیا کرتے تھے۔

حضرت حکیم مولانا نورالدین صاحب ان دنوں بھیرہ میں تھے اور ان کی سخت مخالفت ہو رہی تھی۔ انہی دنوں آپ کی شادی حضرت حکیم مولانا نورالدین صاحب کی بھانجی سے ہوئی تھی۔ آپ نے "مدرسۃ المسلمین" امرتسر میں ملازمت کا آغاز کیا۔

مئی 1893ء میں جنگ مقدس (مباحثہ پادری عبداللہ آتھم) امرتسر کے دوسرے روز آپ نے حضرت اقدس مسیح موعود سے عرض کی کہ میری دعوت منظور فرماویں حضرت نے آپ کی دعوت کو حضرت شیخ نور احمد صاحب کی منظوری پر رکھا۔ حضرت قاضی صاحب نے دعوت کی حضرت اقدس نے منظوری دے دی۔ اس دعوت کے بعد حضرت قاضی صاحب نے بیعت کر لی۔

آپ امرتسر سے ملازمت چھوڑ کر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان آگئے۔ آپ کے شاگردوں میں حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد (خلیفۃ المسیح الثانی) اور حضرت میر محمد اسحاق شامل تھے۔ جہیر الصوت ہونے کے باوجود کلام الٰہی کی تلاوت آہستہ آہستہ کرتے تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول آپ کی قرآن فہمی کی اکثر داد دیتے تھے اور ان کے قرآنی نکات کی قدر کرتے تھے۔

آپ حضرت مسیح موعود کے عشق و محبت اور آپ کی اطاعت میں گداز تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کو خدا تعالیٰ کی ایک آیت رحمت یقین کرتے تھے۔ آپ کے تلامذہ میں سے حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس اور حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ آپ کے بعض علمی مضامین الحکم اور الفضل میں شائع ہوتے رہے۔

آئینہ کمالات اسلام میں 1892ء میں شریک ہونے والوں میں نمبر 6 پر نام درج ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود سے آپ کا تعلق استاد کی حیثیت سے تھا۔ جس کا حضرت مصلح موعود نے بھیرہ تشریف لے جانے پر یوں اظہار فرمایا:

"بھیرہ، بھیرہ والوں کے لئے ایک اینٹوں اور گارے یا اینٹوں اور چونے کا بنا ہوا شہر نہیں۔ بلکہ میرے استاد جنہوں نے مجھے نہایت محبت اور شفقت سے قرآن کریم کا ترجمہ پڑھایا اور بخاری کا بھی ترجمہ پڑھایا ان کا مولد و مسکن تھا۔ بھیرہ والوں نے بھیرہ کی رہنے والی ماؤں کی چھاتیوں سے دودھ پیا ہے اور میں نے بھیرہ کی ایک بزرگ ہستی کی زبان سے قرآن کریم اور حدیث کا دودھ پیا۔ پس بھیرہ والوں کی نگاہ میں جو قدر بھیرہ شہر کی ہے میری نگاہ میں اس کی اس سے بہت زیادہ قدر ہے"۔ (روزنامہ الفضل 29 نومبر 1950ء)

حضرت مولانا جلال الدین شمس صاحب نے آپ کا نام ان معاصر علماء میں شامل کیا ہے جنہوں نے حضرت اقدس کی بیعت کر لی تھی۔

آپ نے 24/اگست 1930ء کو وفات پائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔

شرح چندہ الفضل بیرون ربوہ

(ڈاک خرچ شامل ہے)

سالانہ چندہ (روزنامہ)	-/1800 روپے
ششماہی چندہ (روزنامہ)	-/900 روپے
سہ ماہی چندہ (روزنامہ)	450 روپے
صرف خطبہ نمبر (سالانہ)	-/400 روپے

شرح چندہ الفضل اندرون ربوہ

ربوہ میں چونکہ ڈاک خرچ نہیں ہوتا اس لئے ربوہ کے خریدار حضرات کے لئے شرح چندہ یہ ہے۔

سالانہ چندہ (روزنامہ)	-/1600 روپے
ششماہی چندہ (روزنامہ)	-/800 روپے
سہ ماہی چندہ (روزنامہ)	-/400 روپے
صرف خطبہ نمبر (سالانہ)	-/400 روپے

شرح چندہ بیرون پاکستان

(ڈاک خرچ شامل ہے)

براعظم ایشیاء، یورپ اور افریقہ کے لئے

روزانہ	-/14300 روپے
ہفتہ وار پیکٹ	-/8800 روپے
صرف خطبہ نمبر	-/3000 روپے

براعظم امریکہ و آسٹریلیا اور پیسفک جزائر (فجی) کے لئے

روزانہ	-/16500 روپے
ہفتہ وار پیکٹ	-/10300 روپے
خطبہ نمبر	-/3500 روپے

بنگلہ دیش کے لئے

روزانہ	-/9200 روپے
ہفتہ وار پیکٹ	-/5900 روپے
صرف خطبہ نمبر	-/2100 روپے

(مینیجر روزنامہ الفضل)

رپورٹ مکرم محمد داؤد بھٹی صاحب

یوگنڈا کے مکونو زون میں بیوت الذکر کی تعمیر

بیت صنوبر کا سنگ بنیاد

31 مئی 2009ء کو یوگنڈا کے مکونو زون کی جماعت ابیکو میں بیت صنوبر کا سنگ بنیاد رکھنے کی تقریب عمل میں آئی۔ قبل ازیں یہاں پر ایک بیت الذکر اور مشن ہاؤس موجود ہے لیکن جماعت کی تعداد بڑھنے کی وجہ سے بڑی بیت الذکر کی ضرورت تھی۔ اس بیت الذکر کے لئے پلاٹ ہمارے ڈاکٹر مکرم رفیع احمد صاحبزادہ صاحب آف امبالے ہسپتال نے خریدا۔ حضور انور نے ازراہ شفقت اس بیت الذکر کا نام مکرم ڈاکٹر صاحب کی والدہ صاحبہ کے نام پر ''بیت الذکر صنوبر'' عطا فرمایا۔

مکرم عنایت اللہ زاہد صاحب امیر جماعت یوگنڈا نے مورخہ 31 مئی 2009ء کو دعاؤں کے ساتھ اس بیت الذکر کا سنگ بنیاد رکھا۔

افتتاح بیت الذکر المہدی

اسی روز مکونو زون میں ایک نئی تعمیر شدہ بیت الذکر کا افتتاح بھی ہوا۔ امبیکو جماعت کے مشرق کی طرف وکٹوریہ جھیل کے کنارے بوگولو جماعت میں یہ بیت الذکر تعمیر ہوئی ہے۔ افتتاح کے لئے مکرم امیر صاحب وہاں پہنچے تو مقامی احباب نے بڑی گرمجوشی سے استقبال کیا۔ مکرم زونل صدر صاحب اور ان کی ٹیم نے بھرپور محنت کے ساتھ اس بیت الذکر کی تکمیل کی۔

اس بیت الذکر کے لئے پلاٹ مکرم زبیر انڈوگو صاحب اور ان کی فیملی نے جماعت کو عطیہ کے طور پر دیا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت اس بیت الذکر کا نام ''بیت الذکر المہدی'' عنایت فرمایا۔

اس بیت الذکر کے قریب ایک ٹریڈنگ سینٹر بھی ہے جہاں خاصی تعداد میں مقامی لوگ کاروبار کرتے ہیں۔ اس لحاظ سے یہ بیت الذکر بہت اہم جگہ پر واقع ہے۔

بیت الذکر کی افتتاحی تقریب کے ساتھ ہی ''یوم خلافت'' منانے کا پروگرام بھی بنایا گیا۔ جس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ اس کے بعد اطفال و ناصرات کے ایک گروپ نے انگریزی زبان میں نظم اور احادیث رسول ﷺ مع لوکل زبان میں ترجمہ کے ساتھ پیش کیں۔

اس کے بعد زونل صدر صاحب نے استقبالیہ پیش کیا اور بیت الذکر تعمیر کے جن مراحل سے گزری ان کو بیان کیا اور تمام شاملین کو خوش آمدید کہا۔

اس کے بعد بعض سرکاری افسران نے جماعت احمدیہ کی خدمات اور ترقیاتی کاموں کو سراہا۔ اسی طرح سنی مسلمانوں کے عمائدین نے بھی جماعت کی تعریف کی اور خاص طور پر اس بیت الذکر کے حوالہ سے جماعت کا شکریہ ادا کیا۔

ان تقاریر کے بعد مکرم شعیب کاٹونگرے صاحب نے جو زونل سیکرٹری بھی ہیں خلافت کے موضوع پر تقریر کی۔ آخر پر مکرم امیر صاحب نے خطاب کیا جس میں آپ نے قرآن وحدیث سے ثابت کیا کہ مومن اگر خدا تعالیٰ سے برکتیں حاصل کرنا چاہتے ہیں تو خدا تعالیٰ کی قائم کردہ خلافت کے زیر سایہ آ جائیں۔

آخر پر آپ نے اجتماعی دعا کروائی اور نماز ظہر وعصر کی ادائیگی کے بعد یہ جلسہ برخاست ہوا۔ شاملین کی تعداد 225 تھی جن میں 50 نومبائع احمدی بھی شامل ہوئے۔

قارئین سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان بیوت الذکر کی تعمیر بہت بابرکت فرمائے اور یہ بیوت الذکر ہمیشہ خدا تعالیٰ کے سچے عبادت گزار بندوں سے آباد رہیں۔

(الفضل انٹرنیشنل 17 جولائی 2009ء)

خبریں

چینی کی قیمت فوری 8 روپے تک کم کی جائے

سینٹ کی قائمہ کمیٹی نے چینی کی فی کلو قیمت میں سات سے آٹھ روپے تک فوری کمی کی ہدایت کی ہے۔ قائمہ کمیٹی برائے صنعت و پیداوار نے یوٹیلیٹی سٹوروں پر چینی کی عدم دستیابی کا سخت نوٹس لیتے ہوئے وزارت صنعت و پیداوار کو ہدایت کی ہے کہ وہ ملک بھر کے یوٹیلیٹی سٹوروں پر چینی کی دستیابی کو یقینی بنائیں اور اس کی خریداری کے ساتھ کسی اور چیز کے خریدنے کی شرط نہ عائد کی جائے چینی بحران پر غور کیلئے سینٹ کی قائمہ کمیٹی برائے صنعت و پیداوار کا اجلاس اسحٰق ڈار کی زیر صدارت پارلیمنٹ ہاؤس اسلام آباد میں ہوا۔

سرکاری وسائل کو لوٹ کا مال سمجھا جاتا ہے، کوئی پوچھنے والا نہیں

چیف جسٹس افتخار محمد چوہدری نے کہا ہے کہ عوامی دولت کی حفاظت عدالت کا فرض ہے، اسے لوٹنے کی اجازت نہیں دی جاسکتی، سرکاری وسائل کو لوٹ کا مال سمجھ کر ہاتھ صاف کئے جاتے ہیں' کوئی پوچھنے والا نہیں، وسائل کی لوٹ مار میں اداروں کے اندر کے لوگ بھی ملوث ہوتے ہیں۔ ادارے کے لوگ ملوث نہ ہوں تو کرپشن نہیں ہوسکتی۔ انہوں نے یہ ریمارکس بینک آف پنجاب قرضہ فراڈ کیس اور ریلوے اراضی پر قبضے کے حوالے سے دو الگ الگ مقدمات کی سماعت کے دوران دیئے۔

مشرف کے خلاف قرارداد نہ آسکی، قومی اسمبلی کا اجلاس ختم

قومی اسمبلی کا 15واں اجلاس چودہ دن جاری رہنے کے بعد ختم ہوگیا، مسلم لیگ (ن) متعدد دعوؤں کے باوجود حکومتی عدم دلچسپی کے باعث سابق صدر جنرل (ر) پرویز مشرف کے خلاف قرارداد پیش نہیں کرسکی جبکہ حکومت نے قرارداد کے حوالے سے (ن) لیگ کے مطالبے پر کہا کہ حکمران اتحاد میں اتفاق رائے پیدا کئے بغیر وہ ایسا کوئی قدم نہیں اٹھا سکتی۔

پنجاب میں ذخیرہ اندوزوں کے خلاف کریک ڈاؤن جاری

صوبہ بھر میں چینی کے ذخیرہ اندوزوں کے خلاف کارروائی جاری ہے جس کے دوران لاکھوں بوریاں چینی برآمد کرلی گئیں جبکہ مختلف شہروں میں لگائے گئے سستے رمضان بازاروں میں شہریوں کو آٹے اور چینی کی قلت کا سامنا ہے۔ فلور ملز ایسوسی ایشن نے کہا ہے کہ 20 کلو آٹے کا تھیلا 200 روپے میں نہیں دے سکتے۔ حکومت سبسڈی دے۔

80 فیصد ماؤں کو بوتل سے دودھ پلانے سے متعلق معلومات نہیں

بچوں کی فلاح و بہبود کیلئے اقوام متحدہ کے ادارہ یونیسف نے بچوں کی صحت سے متعلق نئے ضابطے کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے کہا ہے کہ بوتل سے دودھ پلانے کا عمل انتہائی خطرے کا حامل ہوتا ہے۔ پہلی دفعہ بننے والی ماؤں کے بچے اس خطرے سے زیادہ دوچار ہوتے ہیں۔ رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ 13 ہزار ماؤں کے انٹرویو میں یہ بات سامنے آئی کہ 80 فیصد ماؤں کو بوتل سے دودھ پلانے کے متعلق جامع معلومات حاصل نہیں ہیں۔

ہیروشیما پر ایٹم بم سے مرنے والوں کی یاد میں 64واں سوگ منایا گیا

جاپان کے شہر ہیروشیما پر ایٹمی حملے اور اس میں ہلاک ہونے والے شہریوں کی یاد میں 64واں سوگ منایا گیا۔ اس حوالے سے مرکزی تقریب میموریل ٹوڈی ڈیڈ کے مقام پر ہوئی۔ ہیروشیما میں جنگ عظیم دوئم کے اختتام پر 6/اگست 1945ء میں دنیا کا سب سے پہلا ایٹمی حملہ کیا گیا تھا جس میں فوری طور پر 70 ہزار کے قریب جاپانی شہری ہلاک ہوگئے تھے۔

☆......☆......☆

عراق میں مرنے والے امریکی فوجیوں

ربوہ میں طلوع وغروب 24۔ اگست	
طلوع فجر	5:11
طلوع آفتاب	6:36
زوال آفتاب	1:10
غروب آفتاب	7:45

تریاق بواسیر
بادی بواسیر کیلئے
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
PH:047-6212434

چلتے پھرتے بروکروں سے سیمپل اور ریٹ لیں۔
وہی ورائٹی ہم سے 50 پیسے یا 1 روپیہ کم ریٹ میں لیں
گنیا (معیاری پیمائش) کی گارنٹی کے ساتھ
ہماری خواہش ہے کہ آپ کی لاعلمی کی وجہ سے کوئی ناجائز فائدہ نہ اٹھا سکے۔
اظہر ماربل فیکٹری
15/5 باب الابواب درہ سٹاپ ربوہ
فون فیکٹری: 6215713 گھر: 6215219
پروپرائٹر: رانا محمود احمد موبائل: 0332-7063013

FD-10

رمضان المبارک احباب جماعت کو مبارک ہو
علی تکہ شاپ
اقصیٰ روڈ ربوہ
طالب دعا: محمد اکبر
فون: 047-6212041

TUITION
SPOKEN ENGLISH
3 ماہ میں روانی سے صحیح انگریزی بولنا سیکھیں
0334-6372030

الفضل روم کولر
جستی کولر، گیزر، گیس اوون، واٹر کولر آرڈر پر تیار کئے جاتے ہیں۔
ہر کمپنی کا AC خریدیں اور ہمارے منظور شدہ ڈیلر سے فٹ کروائیں۔ گیس اوون، AC سروس اور مرمت کا کام کیا جاتا ہے۔ AC کے لئے سٹیبلائزرز بھی دستیاب ہیں۔ ہر قسم کا واٹر پمپ اور بورنگ کا کام بھی کیا جاتا ہے۔
نوٹ: کولر، گیزر، گیس اوون۔ ہر قسم کا AC پرانا نئے کے ساتھ تبدیل کروائیں۔ نیز ہر قسم کی موٹر وائنڈ کروائیں۔
فیکٹری: 1-B-16-265 کالج روڈ نزد اکبر چوک
ٹاؤن شپ لاہور موبائل: 0300-4026760
فون نمبر: 042-5114822,5118096